رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۲۶ | مورخہ ۲ ۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء یوم دوشنبہ | مطابق ۱۰ ۔ صفر ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا کلام صفحہ ۱
لنگر خانہ کی ہفتہ وار رپورٹ صفحہ ۲
احمدیت ولایت کے ایک اخبار کی نظر میں صفحہ ۳
بانی آریہ سماج کی جائے ولادت کی تلاش
خواجہ صاحب کے علوم اسلامیہ } صفحہ ۵
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری صفحہ ۶
آریوں کا سوراج ۔ خانہ خدا کی بے حرمتی
تحزیہ قادیانی مصنفہ ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ صفحہ ۷
دہلی میں ختم نبوت پر ایک غیر مبایع سے مباحثہ
استہارات صفحہ ۹
خبریں صفحہ ۱۱ ۔ ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو سر درد و زکام سے تو افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر ۲۹ ستمبر کی رات سے ٹانگ میں درد کی شکایت ہو گئی۔

گذشتہ جمعرات کو مضافات میں تبلیغ کے لئے مختلف پارٹیاں روانہ ہوئیں۔ جو جمعہ کو واپس آگئیں۔

۳۰ ستمبر کو مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول دو ماہ کی موسمی تعطیلات کے بعد کھل گئے۔

ضلع لائل پور میں مباحثہ کے لئے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی جلال الدین صاحب و مولوی غلام احمد صاحب بھیجے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا کلام

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے گورداسپور سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں کہی تھی۔ اخبار میں چھاپ دیں۔ والسلام

عاجز رحیم بخش ۔ قادیان ۲۷/۹/۲۲

ملک بھی رشک ہیں کرتے وہ خوش نصیب ہوں میں
وہ آپ مجھ سے ہے کہتا نڈر قریب ہوں میں

غضب ہے شاہ بلائے غلام سنہ موڑے
ستم ہے چپ رہے یہ۔ وہ کہے مجیب ہوں میں

وہ بوجھ اٹھا سکے جس کو آسمان و زمیں
اسے اٹھانے کو آیا ہوں۔ کیا عجیب ہوں میں

مقابلہ پہ عدو کے نہ گالیاں دوں گا
کہ وہ تو ہے وہی جو کچھ کہ سے نجیب ہوں میں

ہے گالیوں کے سوا اس کے پاس کیا رکھا
غریب کیا کرے مفلس ہے وہ۔ ادیب ہوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے گا فاصلہ کیا جبکہ دل اکٹھے ہوں
ہزار دُور رہوں اس سے پھر قریب ہوں میں
ہے عقل نفس سے کہتی کہ ہوش کر ناداں
مرا رقیب ہے تُو اور تری رقیب ہوں میں
کر اپنے فضل سے تو میت کے ہم سفر پیدا
کہ اس دیار میں اے جان من غریب ہوں میں
مرے پر کٹے ہیں یہ قدرت کہاں تجھے صیاد
کہ باغ حسن محمدؐ کی عندلیب ہوں میں
نہ سلطنت کی تمنا نہ خواہش اکرام
یہی ہے کافی کہ مولیٰ کا اک نقیب ہوں میں
مری طرف چلے آئیں مریض روحانی
گماں ہے درد دل دکھوں کے لئے طبیب ہوں میں

ضمیمہ لنگرخانہ کی ہفتہ وار رپورٹ

کوشش کی جا رہی ہے کہ سلسلہ کے مرکزی صیغہ جات کی ہفتہ وار رپورٹ شائع کی جائے۔ تاکہ احباب کو کاروبار سلسلہ کی حالت تفصیل کے ساتھ معلوم ہوتی رہے۔ ہم ممنون ہیں۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب کے جنہوں نے بحیثیت افسر لنگرخانہ اپنے صیغہ کی رپورٹ ارسال فرمائی ہے اور آئندہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ امید ہے دیگر صیغہ جات کے افسر بھی جلد توجہ فرمائیں گے۔ (ایڈیٹر)

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا ارادہ ہے کہ آئندہ اخبار الفضل میں صیغہ لنگرخانہ کی ہفتہ وار رپورٹ باقاعدہ شائع کی جاوے۔ یہ پہلی رپورٹ ہے۔ رپورٹ ہفتہ کے سات دنوں کی ہوا کرے گی۔ جو دفتر لنگرخانہ سے ہر بدھ کو دفتر اخبار الفضل میں بھیج جایا کرے گی۔ اس طرح رپورٹ منگل تا بدھ سات روز کی ہوا کرے گی۔ یہ رپورٹ ۲۰ لغایت ۲۶ ستمبر ۱۹۲۲ء تک کی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس کو بغور مطالعہ کرینگے۔

آمد مہمانان

اس ہفتہ مندرجہ ذیل نئے مہمان تشریف لائے۔ (۱) مولوی عمر الدین صاحب صریح ضلع جالندھر (۲) عبد الوہاب صاحب (۳) علی محمد صاحب لدھیکے نیویں۔ ضلع لاہور (۴) ماسٹر محمد علی صاحب اشرف۔ گڑھ دیوالہ ضلع ہوشیار پور (۷) مولوی جلال الدین صاحب زیرہ ضلع فیروز پور (۸) احمد علی صاحب (۹) حسن محمد صاحب۔ بھیرو چیچی۔ ضلع گورداسپور (۱۰) محمد شریف صاحب امرتسر (۱۱) کرم الٰہی صاحب (۱۲) اللہ داد صاحب اٹھوال۔ ضلع گورداسپور (۱۳) فضل کریم صاحب بی اے بھیرہ ضلع شاہ پور (۱۴) گوہر صاحب۔ راجپورہ ضلع گورداسپور (۱۵) جھنڈو صاحب۔ سنہیالہ ضلع لائل پور (۱۶) امام دین صاحب (۱۷) خیر الدین صاحب۔ (۱۸) محمد اسمٰعیل صاحب (۱۹) بابا صاحب۔ سیکھواں ضلع گورداسپور (۲۰) نظام الدین صاحب (۲۱) شیر محمد صاحب تلونڈی راماں۔ ضلع گورداسپور (۲۲) محمد دین صاحب فیروز پور (۲۳) عبد اللہ صاحب کاہنووان ضلع گورداسپور (۲۴) سلطان صاحب ڈلہ۔ ضلع گورداسپور (۲۵) مستری حسن دین صاحب مع پسر لاہور (۲۶) ماسٹر نواب الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ سیالکوٹ (۲۷) شیخ غلام فرید صاحب بی اے۔ لاہور (۲۸) شیخ احمد دین صاحب امرتسر (۲۹) خدا بخش صاحب طغل والہ ضلع گورداسپور (۳۰) شیخ سوداگر صاحب۔ قصور لاہور (۳۱) محمد اسمٰعیل صاحب ہیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ (۳۲) غلام محمد صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور (۳۳) اللہ رکھا صاحب (۳۴) عزیز الدین صاحب (۳۵) محمد شریف صاحب (۳۶) دین محمد صاحب ننگل ضلع گورداسپور (۳۷) اللہ دتا صاحب۔ چنڈرکے گگوسے ضلع سیالکوٹ (۳۸) محمد حمید صاحب۔ گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ (۳۹) میر احمد صاحب بھیرو چیچی۔ ضلع گورداسپور (۴۰) عبد الرحیم صاحب ہزارہ (۴۱) عبد الوہاب صاحب شیخ عماد۔ لاہور (۴۲) محمد عبد العظیم صاحب۔ شکر گڑھ ضلع گورداسپور (۴۳) خیر الدین صاحب چتور گڑھ (۴۴) محمد حسن صاحب ٹیری خورد ضلع گوجرانوالہ

خرچ اجناس

اس ہفتہ مندرجہ ذیل مقدار میں اجناس خرچ ہوئیں:۔ آرد گندم ۱۵ من ۲۲ ثار پختہ دال ماش ۱ من ۳ ثار پختہ۔ دال نخود ۲۲ ثار پختہ۔ دال مونگ ۹¼ ثار پختہ۔ روغن زرد ۷½ ثار پختہ۔ چاول ۱ من ۶ ثار چینی ۴ ثار۔

دیگر اخراجات

ان اجناس کے علاوہ دودھ۔ گوشت ایندھن مصالحجات۔ مٹی کے تیل وغیرہ وغیرہ پر جو نقد رقم اس ہفتہ میں خرچ ہوئی وہ سترہ روپیہ چھ آنہ نو پائی ہے۔

لنگر سے کھانا کھانیوالوں کی تعداد

اس ہفتہ کے صبح وشام چودہ وقتوں میں پرانے اور نئے مہمان ملا کر کل کھانا کھانے والوں کی تعداد دو ہزار چھیاسی ہے۔ یعنی چودہ وقتوں کی حاضریوں کی یہ تعداد ہے۔

ضروریات مہمانخانہ

یہ ہے مختصر نقشہ لنگرخانہ کے اخراجات کا۔ اب میں احباب کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ موسم سرما شروع ہو گیا ہے۔ عموماً مہمان باوجود اعلان کے بغیر بستروں کے آتے ہیں۔ اس لئے ایسے مہمانوں کی آمد پر ہم کو بہت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ اور ادھر ادھر سے مانگ کر بستر مہیا کرنے پڑتے ہیں۔ اسلئے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ دریاں۔ چادریں۔ تکیہ۔ کمبل۔ لحاف وغیرہ وغیرہ سے ضرور امداد فرماویں۔ میں احباب کی توجہ کا منتظر ہوں۔ والسلام

سید محمد اسحٰق۔ افسر لنگرخانہ۔ قادیان

اخبار احمدیہ

اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں تبلیغ

حافظ مولوی روشن علی صاحب اپنے وطن سے واپسی پر کچھ دیر کے لئے یہاں ٹھہرے۔ اور ہماری استدعا پر کہ یہاں ایک وعظ کی سخت ضرورت ہے۔ سورہ جمعہ کا پہلا رکوع تلاوت کر کے ایسا دلآویز وعظ فرمایا۔ اور ایسی عجیب بے نظیر فصیح البیانی سے تقریر کی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا اور سلسلہ کی طرف سے حسن ظنی کا بیج بو دیا۔ ویعلمہم الکتٰب کا سماں ایسا رنگ جما دیا کہ تمام حاضرین حیران رہ گئے۔ یہاں کے پریذیڈنٹ میونسپل کمشنر شیخ نذر حسین صاحب ہے جو بہت اعلیٰ اخلاق کے انسان ہیں۔ ہم بہت مشکور ہیں کہ انتظام وعظ میں انہوں نے ہر طرح کی امداد بہم پہنچائی۔ خاکسار عبد الحق سب پوسٹماسٹر اکال گڑھ

التجاء دعا۔ احباب بارگاہ ایزدی میں احقر کے لئے بخضوع وخشوع دعا فرمائیں کہ مولا میری عافیت بخیر کرے۔ اعمال صالحہ کی توفیق دے۔ میرے اہل وعیال خادم دین ہوں۔ اور روحانی وجسمانی بیماریوں سے محفوظ رہیں۔ فضل حق ریلوے گارڈ بہاولنگر

140
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۲ ۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء

احمدیت ولایت کے ایک اخبار کی نظر میں

اخبار "ویسٹ افریقہ" کے خاص قائمقام کا مضمون

(ایک)

ولایت کے اخبار "ویسٹ افریقہ" (۲۴ر جون ۲۲ء) میں اسکے خاص قائم مقام کا سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک مفصل مضمون شایع ہوا ہے جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ولایت کے اخبار ان امور کو بھی کس فراخ دلی اور وسعت قلبی سے ذکر کرتے ہیں۔ جو ان کے مذہب کے خلاف ہوتے ہیں اور نئی باتیں معلوم کر کے شایع کرنے کے لئے کتنی محنت اور کوشش سے کام لیتے ہیں۔

اخبار مذکور بعنوان "سلسلہ احمدیہ ہندوستان مغربی افریقہ اور لنڈن میں" لکھتا ہے:-

"اسلامی سلسلہ احمدیہ لنڈن میں اور درحقیقت تمام انگلینڈ میں مستقل ترقی کر رہا ہے۔ یہ بیان ان لوگوں کے لئے واقعی موجب حیرت ہو گا۔ جو اس مذہب سے تعلق نہیں رکھتے لیکن وہ اور زیادہ متحیر ہوں گے۔ جب ان کو معلوم ہو گا کہ دولت برطانیہ دوسری سلطنتوں کی نسبت مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد پر حکمران ہے۔ اس لحاظ سے حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت برطانیہ معلومہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے"

اس کے بعد عید الفطر کی تقریب کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ لنڈن۔ نماز عید اور خطبہ عید کا ذکر اس طرح کرتا ہے:-

"گذشتہ اتوار کو جو کہ ماہ رمضان کے خاتمہ کے بعد آیا۔ مسجد احمدیہ میلروز روڈ۔ ساؤتھ فیلڈ میں جو دارالسلطنت برطانیہ میں سلسلہ احمدیہ کا مرکز ہے۔ ایک تہوار منایا گیا۔ فی الحال تو مسجد کی حیثیت ایک پرائیویٹ مکان کی سی ہے مگر مکان اور اس کی متعلقہ زمین جو مکان کی پشت پر ہے خریدی جا چکی ہے۔ جس پر آئندہ ایک دو سال کے عرصہ میں مسجد کی تعمیر ہو گی جس پر پندرہ ہزار پونڈ صرف ہوں گے اور جس میں تین سو نمازی ایک وقت میں نماز پڑھ سکیں گے۔ مسجد کا نقشہ تو وہی ہو گا۔ جو عام طور پر مسجدوں کا ہوتا ہے مگر اس کے تعمیری مصالح میں انگلستان کی آب و ہوا کا خیال ضرور رکھا جائے گا۔ مسٹر مبارک علی ایم اے اور مسٹر فتح محمد سیال ایم اے دو مشنری ہیں۔ جو ساؤتھ فیلڈ میں تحریک احمدیت کے انچارج ہیں۔ جس کے قریباً سو ممبر ہیں۔

رمضان کے مہینہ کے بعد عید الفطر کی نماز مسجد کے باغ میں ادا کی گئی۔ مسلم اور غیر مسلم دونوں قسم کے لوگ مدعو تھے۔ مشرقی قالین سبز گھاس پر نمازیوں کے لئے بچھائے گئے۔ جن کا بیشتر حصہ ترکی ٹوپی یا پگڑی کے ساتھ یورپین لباس پہنے ہوئے تھا۔ جس سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک لمحہ کے لئے مشرق کو قریب تر لے آیا ہے

مسٹر مبارک علی نے پہلے مختصر نماز پڑھائی۔ آپ کے مقتدیوں میں ہندوستانی۔ ایرانی۔ عراقی۔ مصری۔ مغربی افریقوی۔ مشرقی افریقوی اور روسی مرد و عورت شامل تھیں اور سفیر ترکی (رشید پاشا) اور افغان وزیر (سردار عبد الہادی خاں) کی تشریف آوری کی بھی امید تھی۔

خطبہ میں مسٹر مبارک علی نے سامعین کو بتایا کہ افضل الانبیاء خاتم النبیین محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کونسے قوانین اصلاح کے لئے مقرر کئے ہیں۔ قمری مہینہ کے اختتام پر جو اسسال ۲۸۔ اپریل کو شروع ہو کر گذشتہ دن ختم ہوا ہے۔ مسلمان جو آج عید منا رہے ہیں۔ یہ رمضان المبارک کے روزوں کے پورا کرنے کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ان میں خود ضبطی اور تندرستی کے قیام کے اسباب کا سبق دیا گیا ہے ماہ رمضان کے دوران میں مسلمانوں کو سختی سے ایک عجیب اور عمدہ طریق زندگی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس سے ایک انسان کو یہ سکھانا مقصود ہے۔ کہ اگر وہ ایک مہینہ اس طریق پر عمل کر کے اپنی زندگی اعلیٰ بنا لیگا۔ تو سال کے بقیہ عرصہ میں بھی اپنی زندگی پاک و صاف گذار سکیگا۔ مسٹر مبارک علی نے بیان کیا۔ کہ اس سلسلہ کے ساتھ مستقبل قریب میں ہندوستان کی نجات وابستہ ہے۔ کیونکہ وہ ہندو مسلمان دو ہمسایہ قوموں کو جو گذشتہ ہزار سال میں بھی حقیقی معنے میں ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھی نہیں ہو سکیں متحد کرنا چاہتا ہے۔ احمد (المسیح الموعود) کا پیغام ہندوستان اور تمام دنیا کے لئے نہایت عظیم الشان پیغام ہے۔ اور ہندوستان کے لئے اعلیٰ ترین مطمح نظر سیاسی آزادی نہیں بلکہ احمد کا پیغام ہے جو ایک روحانی پیغام ہے۔ ہندوستان جو تمام دنیا کی اقوام و مذاہب کا مرکز ہے۔ اس میں خدا کا اسقدر اقوام اور گروہوں کو جمع کرنا خالی از حکمت نہیں۔ اسلام نے سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ بہت بڑی قوت حاصل کرلی ہے"

مولوی مبارک علی صاحب بی اے۔ بی ٹی مبلغ اسلام کے خطبہ عید الفطر کا قابل تعریف طریق سے مطلب اور مفہوم بیان کرنے کے ساتھ ہی سلسلہ کی نہایت اختصار کے ساتھ تاریخ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہے:-

"یہ سلسلہ جو تمام دنیا میں پھیل رہا ہے۔ یہاں اس کی ابتدا اور موجودہ نشو و نما کے متعلق کچھ بیان کرنا بے محل نہ ہو گا۔ اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود تھے۔ جن کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ سلسلہ کی ابتدا پنجاب میں شروع ہوئی۔ جناب احمد (علیہ السلام) نے اپنے چار لاکھ متبعین کے ساتھ جو کہ زیادہ تر ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ بغیر نمود و نمایش کے زندگی بسر کی۔ آجکل غالباً احمدیوں کی تعداد دس لاکھ ہے۔ جو تیزی کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ احمد علیہ السلام کے خلیفہ اول حضرت مولوی نور الدین صاحب تھے جن کا انتقال ۱۹۱۴ء میں ہوا"

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی شبیہ مبارک اور حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ نہایت ہی دل آویز ہونے کے علاوہ حقیقت کے اسقدر مطابق ہے۔ کہ اگر اس کو مد نظر رکھ کر یورپ کا کوئی شخص حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مجلس میں آجائے۔ تو بغیر کسی کے تعارف کرائے اور بغیر ایک لمحہ کے توقف کے فوراً آپ کو پہچان لیگا ہم مضمون نگار کے اس کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خد و خال سے اور آپ کے حالات سے جو ابھی تک انگریزی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بہت کم شائع ہوئے ہیں - ایسا صحیح اور درست نقشہ کھینچا ہے - کہ گویا وہ حضور کے سامنے بیٹھا ہوا لکھ رہا تھا - اور اسے حضور کی مجلس میں بیٹھنے کا موقع حاصل ہو چکا ہے -

ممکن ہے کوئی شخص اس مضمون کے متعلق یہ خیال کرے - کہ یہ مضمون کسی احمدی نے ہی لکھ کر چھپوا دیا ہوگا لیکن دو تین باتیں اس مضمون میں ہی ایسی پائی جاتی ہیں جو اس بدظنی کو دور کر دیتی ہیں - اول تو یہ کہ اخبار نے مضمون نگار کو اپنا خاص قائم مقام قرار دیا ہے - اور یہ ہو نہیں سکتا کہ یونہی کوئی مضمون بھیجدے - اور اسے اخبار اپنا خاص "قائم مقام" بنالے - دوسرے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہی ذکر میں آپ کو "مسیح موعود" لکھا ہے - جس کی اصلاح کی طرف مولوی مبارک علی صاحب نے اخبار مذکور کو توجہ دلائی - اور ان کے خط کی بناء پر اس نے اصلاح کا اعلان کیا - ایسی غلطی کسی احمدی کے مضمون میں ہرگز نہیں ہو سکتی ؞

تیسرے یہ لکھا گیا ہے - کہ کہا جاتا ہے - مغربی افریقہ سے سلسلہ احمدیہ لنڈن میں پہنچا - حالانکہ یہ درست نہیں - ہمارا لنڈن مشن مغربی افریقہ کے مشن سے بہت پہلے کا قائم ہے - اور چونکہ لنڈن سے مولوی عبدالرحیم صاحب کو مغربی افریقہ بھیجا گیا تھا - جنھوں نے وہاں جاکر باقاعدہ تبلیغی مشن قائم کیا - اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے - لنڈن سے مغربی افریقہ میں یہ مشن پہنچا -

یہ فروگذاشتیں بہت معمولی ہیں - لیکن ایک غیر شخص سے ان کا سرزد ہونا جس طرح بالکل ممکن ہے - اسی طرح یہ ناممکن ہے - کہ کوئی احمدی ان کا مرتکب ہو -

بہر حال یہ قرائن ہیں - جو اس قسم کی بدظنی کو دور کرنے کے لئے کافی ہیں - کہ ممکن ہے - یہ مضمون کسی احمدی کا ہی ہو - اس صورت میں مضمون نویس کی قابلیت کا اعتراف نہ کرنا سخن فہمی سے بعید ہے - اور امید ہے کہ ناظرین حسب ذیل کے اقتباس کو پڑھکر جو حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق ہے - اس بارے میں ہمارے ساتھ پورے پورے متفق ہونگے -

"آج کل سلسلہ کے لیڈر اور امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (خلیفہ) مسیح موعود علیہ السلام ہیں - یہ محبت اور صداقت کا پیکر واعظ اعظم جو کہ سلسلہ احمدیہ کا پیشرو ہے - کس شکل و صورت کا ہے ؟

یہ مذہبی اور معاشرتی مصلح بٹالہ (پنجاب) کے شمال و مشرق کی جانب گیارہ میل کے قریب فاصلہ پر ایک چھوٹے سے خاموش قصبے میں جو کہ چھوٹے سے گاؤں سے بوجہ سلسلہ کی ترقی کے بہت بڑھ گیا ہے - رہتا ہے - قادیان کی سڑک ہمیشہ زائرین قادیان سے جو دنیا کے ہر کونے سے اظہار عقیدت اور طلب فیض کے لئے آتے ہیں پُر رہتی ہے - کیونکہ - یوروشلم کی جو حیثیت ایک عیسائی کے نزدیک ہے یا ایک ہندو کے نزدیک جو بنارس کی حیثیت ہے - ویسی ہی یا اس سے زیادہ قادیان کی حیثیت ایک احمدی کے نزدیک ہے -

سلسلہ کے امام کے متعلق یوں تصور کرو کہ وہ چٹائی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر بیٹھا ہے - صاف مگر سادہ لباس میں ملبوس ہے - اس کا سر جھکا ہوا ہے اس کی آنکھیں نیم وا ہیں - وہ اپنا بزرگانہ سر اٹھاتا ہے - اور تم ایک متبسم چہرے کو جس پر انوار نبوت ہویدا ہیں - دیکھتے ہو - اس کی آواز میں ہمدردی پائی جاتی ہے - اس کے اطوار نہایت متحملانہ ہیں - اور وہ بہت عقلمند انسان ہے -

یہ ہے اس سلسلہ کا امام - جو سلسلہ کا انتظام اور اہتمام کرنے میں خاص امتیاز رکھتا ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے اس نقشہ سے متاثر ہو کر نامہ نگار موصوف کی توجہ خواہ مخواہ اسلامی مساوات کی طرف مبذول ہو گئی - چنانچہ اس موقع پر وہ اس کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"لفظ اسلام کے معنے ہی خالص روحانی اور حکیمانہ زندگی بسر کرنا - اسلام میں کوئی ایسا گرجا نہیں ہے جس میں کسی شخص کے لئے خواہ وہ کوئی ہو - جگہ مخصوص کی جاتی ہو - اگر کوئی افریقی یا یورپین پہلے مسجد میں آئے اور آکر اول صف میں بیٹھ جائے - تو بادشاہ بھی اگر اس کے بعد آئے گا - تو قطعاً اس کو وہاں سے اٹھانے کا خیال بھی نہیں کر سکتا - محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- "میں نے قومی تعصب کو پاؤں تلے روند ڈالا ہے" عربی تمام مسلمانوں کی عام زبان ہے - اور اسلام کسی خاص قومیت کا نام نہیں - نہ یہ کسی ملک سے مخصوص ہے - نہ یہ رنگوں کا امتیاز جانتا ہے -"

سلسلہ احمدیہ کے متعلق صحیح واقفیت پیدا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"بہت سی غلط فہمیاں ہیں - جو سلسلہ احمدیہ کے متعلق لوگوں میں پھیلی ہوئی ہیں - بالخصوص ان میں جو اسکو سمجھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے (جیسا کہ ایک مشہور مصنف پچھلے دنوں ٹرکی کی موجودہ حالت پر بحث کرتے ہوئے خواہ مخواہ اسلام کو درمیان میں گھسیٹ لایا) حالانکہ احمدیت کے ساتھ تعلق رکھنے والی کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اچھی طرح نہ سمجھی جا سکے -"

سلسلہ کی ان خصوصیات کا ذکر کرنے کے بعد کہ :-

"یہ ایک اہم بالشان امر ہے کہ سلسلہ احمدیہ خصوصیت کے ساتھ ایک خالص مذہبی تحریک ہے جس کا سیاسیات سے کچھ تعلق نہیں - اسکے پیرو نہ سور کھاتے ہیں نہ شراب پیتے ہیں - اور ربانی احکام پر عمل کرتے ہیں - جو خاتم النبیین محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی شریعت میں درج ہیں "

سلسلہ کی ترقی کے متعلق لکھا ہے :-

"اس سلسلہ کا مرکز قادیان پنجاب ہے - اور اس کی شاخیں تمام ہندوستان - برہما - سیلون - چین آسٹریلیا - عراق - ایران - عرب - مصر - مشرقی افریقہ - ماریشس - مغربی افریقہ - انگلستان اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں پھیلی ہوئی ہیں ؞

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مغربی افریقہ سے یہ سلسلہ یہاں پہنچا ہے - وہاں سالٹ پانڈ میں اس سلسلہ کی شاخ ہے - جہاں پروفیسر عبدالرحیم نیّر (B. Phil.) بطور مشنری کام کرتے ہیں - اور لیگوس میں ۴۲ بینگو بوس سٹریٹ اور سیرالیون میں بھی اس کی شاخیں ہیں - گذشتہ بارہ ماہ کے دوران میں مغربی افریقہ کے ۱۶ ہزار لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں - سلسلہ احمدیہ کے امتیازی اصول میں سے ایک یہ اصل ہے کہ اس کے افراد جس ملک میں بھی رہیں - اس کے قوانین کی سچے طور پر فرمانبرداری کریں" ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو مسلم اتحاد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مضبوط اور ناقابل شکست بنیاد قائم کی ہے۔ اسے پورے طور پر سمجھتے ہوئے نہایت قابل تعریف طریق سے اس طرح بیان کیا ہے۔

"ہندوستان میں ہندو مسلم اتحاد کی جو احمدیت کے تحت ہو سکتا ہے۔ (اور جو کہ سلسلہ کے مقاصد میں سے ہے) امر واضح طرح تشریح کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانان ہند احمد (علیہ السلام) سے قبل ہندوؤں کے نبیوں کی صداقت کے قائل نہ تھے۔ احمد المسیح الموعود نے اس کے برعکس یہ تعلیم دی کہ ہندوستان میں بھی اسی طرح انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جس طرح اور ملکوں میں ہوا کرتے تھے۔ اس اصل سے ہندو مسلم اتحاد کو روحانی بنیادوں پر قائم کر دیا اور سلسلہ کو برطانیہ تک وسعت دیدی ہے"

اگر اس نکتہ کو ہندو مسلمان سمجھ جائیں۔ تو ایسا مستحکم اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔ جو کبھی نہ ٹوٹے۔ اور ناخوشی اتحاد کے نقصانات سے محفوظ ہو جائیں۔ لیکن افسوس کہ لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔

آخر میں اس یقین کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہے یہ۔ کہ ایک وقت آئیگا جب ساری دنیا میں اسلام پھیل جائیگا۔ اور دوسرے مذاہب یا تو مٹ جائیں گے یا بہت ادنےٰ حالت میں رہینگے چنانچہ لکھا ہے۔

"تمام احمدی احمد کی اس پیشگوئی پر پورا ایمان اور مطلق یقین رکھتے ہیں۔ کہ آخر کار اسلام تمام اقطاع عالم میں پھیل جائیگا۔ اور آخر کار یہ کل مذہب ہو جائیگا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اسلام کا سلسلہ احمدیہ ان اعلیٰ مقاصد کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ دنیا میں امن رہے۔ اور خدا کی مرضی دنیا میں قائم ہو۔ اسلام مسلمانوں کے مذہب کا نام ہے۔ مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں سمجھتے۔ بلکہ آپ کو صرف ایک انسان مگر خدا کا رسول اور نبی مانتے ہیں۔ وہ اپنے کو محمڈن نہیں کہتے بلکہ مسلم کہتے ہیں۔"

بانی آریہ سماج کی جائے ولادت کی تلاش

کسی انسان کے کرکٹر پر اسکی ابتدائی زندگی کے حالات بہت بڑی روشنی ڈالتے ہیں۔ اور جن لوگوں میں یہ زندگی بسر کی گئی ہو۔ ان کی شہادت بڑا زبردست اثر رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صداقت میں بارشاد خداوندی اس بات کو پیش کیا۔ کہ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون میں نے دعویٰ نبوت سے پہلے ایک لمبا عرصہ تم میں گذارا ہے۔ اس کو دیکھو۔ اگر اس عرصہ میں تم نے مجھ میں کوئی عیب نہیں پایا۔ اور میری زندگی کے پاک ہونے کے شاہد ہو۔ تو اب کیونکر مجھ پر کوئی الزام لگا سکتے ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مخالفین کو گویا یہ چیلنج تھا۔ کہ آپ کی پہلی زندگی میں کوئی نقص تو نکالیں مگر کسی نے اس کو قبول نہ کیا۔ اور کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی آپ کی پہلی زندگی میں کسی قسم کا نقص ثابت نہ کر سکا بلکہ کئی مواقع پر انہوں نے آپ کی پہلی زندگی کے نہایت اعلیٰ ہونے کا اقرار کیا۔

اسی طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے ان لوگوں کو جن میں آپ نے دعوے سے پہلی زندگی گذاری۔ اپنی زندگی کے پاک ہونے کی شہادت میں پیش کیا۔ اور کسی نے آپ کے خلاف بیان نہ دیا۔

برخلاف اس کے پنڈت دیانند صاحب کو جنہوں نے ہندو مذہب کا مصلح ہونے اور وید کی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کا دعوے کیا دیکھئے انہوں نے اپنی پہلی زندگی کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اس قدر کوشش کی۔ کہ اپنی جائے پیدائش تک کا نام کسی کو نہ بتایا۔ اور اب آریوں کو اپنے "سوامی" کے "جنم استھان" کا بھی پتہ نہیں کہ کہاں ہے۔ اور وہ اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ کسی طرح سوامی جی کی جائے پیدائش کا کھوج لگا سکیں چنانچہ اخبار پرکاش (۲۰ اگست ۱۹۲۲ء) نے لکھا تھا۔

کہ "مارویشک سبھا ہو کر شردھانند جی سوامی سیتانند جی اور پروفیسر رام دیو جی کی ایک سب کمیٹی اس غرض سے بنائی تھی۔ کہ وہ ریاست موروی میں جا کر اور وہاں جا کر یہ پتہ لگانے کی کوشش کرے کہ رشی دیانند کا جنم استھان کونسا ہے"

معلوم نہیں یہ کمیٹی گئی یا نہ گئی۔ لیکن اس کے بنانے سے یہ تو ظاہر ہے کہ آریوں کا پنڈت دیانند صاحب کے صحیح ابتدائی حالات سے آگاہ ہونا تو الگ رہا۔ انہیں اتنا بھی علم نہیں کہ وہ کہاں پیدا ہوئے۔

معلوم ہوتا ہے آریہ صاحبان نے اب یہ سمجھکر "رشی کے جنم استھان" کا پتہ لگانے کا ارادہ کیا ہے۔ کہ اس عرصہ میں رشی کے حالات سے واقف لوگ گذر چکے ہونگے۔ اور کوئی ان کی پہلی زندگی کے حالات جاننے والا نہ ہوگا۔

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ وہ پنڈت دیانند جنہوں نے تمام مذاہب کے بزرگوں کے متعلق گندے سے گندے الفاظ استعمال کئے۔ ان میں اتنی بھی جرأت نہ تھی۔ کہ اپنے "جنم استھان" کو بھی ظاہر کر سکتے۔ اور بڑی احتیاط کے ساتھ ہمیشہ اسے چھپاتے رہے۔ ورنہ کیا وجہ ہو کہ اب آریہ اسکی تلاش کیلئے کمیٹیاں بنا رہے ہیں۔

خواجہ صاحب کے علوم اسلامیہ

خواجہ کمال الدین صاحب اشاعت اسلام کے الفاظ کو ترک کر کے جن علوم کو جرمنی میں پیش کرنا اہم اور ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اہل جرمنی میں اسلامی مبلغ علمی شان کا چاہیئے نہ عقائد یا مذہبی حقیقت کے بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ نہ اس کے اصولوں پر نکتہ چینی کی ضرورت ہے کیونکہ ان باتوں سے یہ قوم فارغ ہے اور نہ معمولی باتیں سننے کی ضرورت ہے یہاں علم اقتصاد۔ فلسفہ اخلاق۔ فلسفہ تمدن و تہذیب اور اسی طرح مختلف علوم کو سامنے رکھکر یہ دکھلانا ہے کہ تعلیم اسلام میں علی الخصوص قرآن کریم میں یہ ساری باتیں ہی ہیں۔ بلکہ اسلامی تعلیم کو ان پر تفوق ہے"

کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ جن علوم کا جناب خواجہ صاحب نے ذکر کیا ہے وہی ان کے نزدیک اسلام کی اہم باتیں ہیں۔ اور ہستی باری توحید الٰہی۔ رسالت وحی۔ معاد۔ قدر وغیرہ کو وہ معمولی باتیں سمجھتے ہیں۔ اور اسی لئے ان کا انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ ان علوم کا نام اسلام نہیں بلکہ اسلام ان باتوں کا نام ہے جن کو بدقسمتی سے خواجہ صاحب معمولی کہتے اور جن کے سننے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ معلوم ہوتا ہے جس بات نے خواجہ صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر یورپ میں کرنے سے روکا تھا۔ وہی اب انہیں حقیقی اسلام سے دست بردار ہونے کی تحریک کر رہی ہے۔ ساودہ حضرت احمد کا نام لینے سے گھبراتے تھے۔ اب حضرت مسیح موعود کو کہنے کی نسبت اسلام کا بھی...

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری

(۳ر ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

بیعت

(۱) میاں سلطاناں عرف بھاناں ساکن بیرداں ضلع گورداسپور (۲) میاں محمد شفیع اٹھوال ضلع گورداسپور۔

(۵ر ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

صفت کن فیکون

فرمایا۔ میں نے ایک کتاب پر صفات باری کے متعلق نوٹ کیا ہوا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔ اگر یہ سوال ہو کہ یہ جو کہا جاتا ہے انسان صفات باری کا مظہر ہو جاتا ہے۔ تو خدا کی صفت کن فیکون کی مظہریت کی مثال کیا ہے۔ میں نے وہاں اسکا جواب لکھا ہے۔ کہ جب انسان ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کی خواہشات مٹ جاتی ہیں۔ اور خدا ہی کی مرضی اسکی مرضی ہو جاتی ہے۔ تو خدا اس کے ذریعہ کن کہلواتا ہے۔ اور وہ خدا ہی کا کن کہنا ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اسی مضمون کی طرف اپنی ایک کتاب میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ انسان کو ایک مقام ایسا ملتا ہے جہاں وہ کن فیکون کہتا ہے۔

مبلغین کے اخراجات

تبلیغ کے ذکر میں ایک نوجوان گریجوایٹ نے جنہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ عرض کیا کہ ہمارے مبلغ Self supporting (اپنے اخراجات آپ چلانا) کب ہوں گے۔

فرمایا کہ یہ سوال تو مجھ سے پوچھنے کا نہیں اپنے نفس سے پوچھو۔ پھر فرمایا کام تو ہر جگہ ہو سکتا ہے۔ لیکن دو چیزیں ایسی ہیں جن سے کام ہوتا ہے۔ یا تو ایمان ہو۔ یا ایک Spirit ہو۔ طالب علم نوجوان ہوتے ہیں۔ ان میں ایمان کی وہ حالت نہیں ہوتی۔ جس کی ضرورت ہے پھر ہم ایک نئی جماعت ہیں۔ اس لئے ان کے سامنے Traditions (روایات) بھی نہیں ہیں۔ جب طالب علموں کو یہ خیال ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کچھ کما سکتے ہیں۔ تو ان کے خدمت دین کے ارادوں میں تزلزل آجاتا ہے۔

فرمایا کہ زبانی اقرار قربانی کا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ بار بار سامنے آنا چاہیئے۔ اور ہمیں محسوس ہونا چاہیئے کہ یہ ہر ایک قربانی کرنے کو تیار ہے۔ ان صاحب کو فرمایا کہ تمہارے والد صاحب کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم ان کو کاروبار چھوڑ دینے کے لئے کہیں تو وہ فوراً چھوڑ کر یہاں آجائینگے۔ اور ان کے دل میں ذرا بھی خیال نہ آویگا۔

اعلیٰ تعلیم کے بعد دین کی تعلیم

پھر فرمایا کہ اگر ایک شخص ایسا ہو کہ جو ڈاکٹری پڑھنے یا ایم اے ہونے کے بعد کم از کم دو سال اور دین سیکھنے کے لئے طالب علمی کرنے کے لئے تیار ہو تو ہم اس کے متعلق یہی پسند کریں گے کہ وہ پہلے ایم اے ہو جائے یا ڈاکٹری پڑھ لے۔ لیکن جو ڈاکٹری پاس کرنے اور ایم اے ہونے کے بعد طالب علمی نہ کر سکتا ہو۔ اس سے ہم ابھی کام لینگے کیونکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جب نوجوان طلباء کسی کام کے قابل ہوتے ہیں۔ تو پھر ان کا پہلے سا ارادہ نہیں رہتا۔ حالانکہ حالت یہ ہونی چاہیئے۔ کہ جب بھی اور جس حال میں بھی وہ ہوں۔ اگر ان کو خدمت دین کے لئے بلایا جائے تو آجائیں۔ اور ان کو اس کا احساس نہو کہ ہمارے امتحان میں دو مہینے باقی ہیں یا اتنا عرصہ ہے۔

آدمیوں کو نکما بنانا مقصود نہیں

فرمایا ہمارا کبھی یہ منشا نہیں ہوتا۔ کہ لوگ کام چھوڑ دیں۔ اور دوسروں پر پڑے رہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ تمام لوگ محنت کے کام کریں۔ اور خوب کریں۔ لیکن ان کاموں میں اس طرح محو نہ ہو جائیں۔ کہ جب ان کو دین کے لئے بلایا جائے۔ تو ان کو اپنا کام چھوڑنا دوبھر ہو۔ بلکہ ان کی یہ حالت ہونی چاہیئے۔ کہ جب ان کو بلایا جائے۔ وہ آئیں اور خوش ہوں۔

قربانی سے عقل تیز ہوتی ہے

فرمایا۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ ہر بار مال قربان کرتے تھے اور ہزاروں روپیہ دیتے تھے۔ لیکن کبھی ان کو یہ خیال نہیں آتا تھا۔ کہ وہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قربانی سے عقل تیز ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ سمجھ گئے تھے کہ خدا کی راہ میں قربانی سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور یہی مال کا صحیح مصرف ہے۔ پھر دیکھو کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے مال میں برکت بھی اتنی دی تھی کہ جو بے اندازہ ہے۔

کسب کمال کن

فرمایا لوگ جس کے محتاج ہوں اس کیلئے خرچ کرنا ان پر دوبھر نہیں ہوتا۔ لیکن جسکو اپنا محتاج خیال کریں اسپر خرچ کرنا ان کو شاق ہوتا ہے۔ مثلاً تشحیذ الاذہان ہے۔ لوگ اس کے متعلق سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا کام کرتا ہے۔ اس لئے اسکو روپیہ دیتے ہیں مگر ایک ملا کے لئے خرچ کرنا ان کو برا معلوم ہوتا ہے۔ تشحیذ الاذہان نے ہماری مخالفت میں کمال حاصل کیا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو کمال حاصل کرنا چاہیئے۔ اور سوال کرنے سے بچنا چاہیئے۔ پھر ان کی قدر آپ ہوگی۔

ہمارے نوجوان مبلغ کس رنگ میں نکلیں

فرمایا ہمارے نوجوان مبلغ جب نکلیں خواہ ہم مستقل طور پر رہبانیت کو برا اور خلاف اسلام ہی سمجھتے ہیں۔ مگر جب وہ ایک دفعہ درویشانہ حالت میں نکلیں اور انگریزی میں لیکچر دیں۔ تو دنیا کو الٹ سکتے ہیں۔

لباس کی سادگی

فرمایا ہم اسی سادہ لباس میں لاہور وغیرہ جاتے ہیں۔ ہر ایک طبقے کے لوگ ملتے ہیں۔ میرا لباس تو پھر بھی اچھا ہوتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو تو اس کا بالکل خیال نہیں ہوتا تھا۔ ایک دفعہ میں بخاری لئے جا رہا تھا۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا۔ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا مولوی صاحب کے پاس جاتا ہوں اور یہ بخاری ہے۔ فرمایا مولوی صاحب سے دریافت کرنا کہ بخاری میں جمعہ کے دن تزئین کرنے کی بھی کوئی حدیث ہے۔ میں نے جا کر اسی طرح کہدیا۔ زمانہ خلافت میں آپ کسی قدر لباس کا خیال فرماتے تھے۔

(۶ر ستمبر ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

ہندو مسلم اتحاد

ہندو مسلمانوں کے فسادات کے ذکر پر فرمایا۔ ہندو مسلمانوں میں جو تعلقات اتحاد بتائے جاتے ہیں۔ وہ ظاہری ہیں ہم اصل کے مخالف نہیں۔ کہ صلح ہو۔ مگر جب تک دلی صفائی نہ ہو۔ اس وقت تک صلح کیسے ممکن ہے۔ اور ایسی صلح جو

167
Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریوں کا سوراج

پروفیسر رام دیو کا لیکچر شملہ میں

۱۷ر ستمبر ۱۹۲۳ء پروفیسر رام دیو کا لیکچر شملہ آریہ سماج میں ہوا۔ پروفیسر صاحب کے نام سے تو ہم بوجہ اس سلسلہ مضامین کے جو الفضل میں کچھ عرصہ ہوا شایع ہوا۔ اور جس میں انہوں نے سخت منہ کی کھائی تھی۔ واقف تھے ان کا مضمون جس پر انہوں نے لب کشائی کی۔ یہ تھا کہ "ویدک دھرم اور سوراج" جس میں انہوں نے حاضرین پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ سوراج کا خیال پہلے پہلے سوامی" دیانند کے دماغ میں آیا۔ سنہ ۱۹۰۶ء تک کانگرس کے ریزولیوشنوں میں اس کا کوئی ذکر نہ تھا۔

اس کے متعلق انہوں نے ستیارتھ پرکاش سے ایک حوالہ پڑھا۔ جس کا مطلب انہوں نے یہ بتلایا کہ "غیر ملک کا بادشاہ خواہ کس قدر نیائے (انصاف) سے بھی کام لیوے وہ نہ رہنا چاہیئے"۔ جس قوم کے مذہبی عقائد اس قسم کے ہوں۔ وہ جس قدر بھی گورنمنٹ کے خلاف خیالات رکھے کم ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب سے ہندوستان میں یہ فتنہ پیدا ہوا۔ بدامنی بڑھتی گئی ہے۔ نہ آریہ سماج کو ہماجی بادشاہ ملیں گے۔ نہ ملک میں امن ہو گا۔ مثل مشہور ہے نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچیگی۔

لیکچرار صاحب نے یہ بھی کہا کہ سوامی دیانند اس شخص کی مانند ہیں۔ جو فوج کے جرنیل کو ہدایات دینے والا ہو۔ مسٹر گاندھی سوامی دیانند کے صرف ایک جرنیل ہیں۔ اور کہ اگر اب سوراج مل سکتا ہے۔ تو سوامی دیانند کی زریں ہدایات عمل کرنے سے مل سکتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ آریہ بننے سے سوراج مل سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ یہ بات ہمارے غیر احمدی دوستوں کو نوٹ کر لینی چاہیئے۔ جو سوراج کے لئے ہندوؤں سے اتحاد کئے ہوئے ہیں۔

پروفیسر صاحب مذکور نے اپنے لیکچر میں مسلمانوں پر دل کھول کر چوٹیں کیں۔ گو اس وقت سماج کے کمرہ میں شاید خال خال مسلمان تھے۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ پہلے مسلمان قرآن کا کھنڈن کرنے سے جوش میں آ جاتے تھے۔ مگر لیکھرام کے قتل نے ان کو آزادی کا چارٹر دیدیا۔ اے کاش! یہ لوگ بجائے چارٹر لینے کے لیکھرام کے قتل سے عبرت حاصل کرتے۔ مسلمان جائز نکتہ چینی سے کبھی برافروختہ نہیں ہوئے اور نہ کبھی شریفانہ اعتراضات سے انہوں نے کسی کو روکا ہے۔ ہاں اگر روکا ہے تو اس بات سے کہ گالیوں سے باز آؤ ہم تو بدل خواہاں ہیں۔ کہ جائز نکتہ چینی ضرور ہونی چاہیئے۔ کیا مسلمان جن کو خدا تعالیٰ قرآن کریم میں حکم دیتا ہے کہ مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی نہ دو۔ کسی کے بزرگوں کی ہتک کر سکتے ہیں۔

مقرر نے حاضرین کو یہ بھی بتلایا۔ کہ مولویوں نے مالابار میں ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنایا صرف اس لئے کہ وہاں آریہ سماج موجود نہ تھی۔ جہاں جہاں پنجاب اور یو پی میں آریہ سماج موجود ہے۔ وہاں مسلمان ان کے مقابلہ میں آنے کا نام نہیں لیتے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تا وقتیکہ آریہ قوم میں دوسری قوموں کے ساتھ بلحاظ طاقت مساوات نہیں ہوتی۔ تب تک ایسے واقعات ضرور ہوتے رہینگے۔ اور یہ کہ بائیس کروڑ ہندوؤں کے آگے مسلمانوں کی سات کروڑ آبادی کیا ہستی ہے۔ لیکن یہ مسلمان اس لئے ہاتھ نہیں ڈالتے۔ کہ وہ ان کے ہم پلہ ہیں اسی طرح اگر ہندو اپنے آپ کو مسلمانوں کا ہم پلہ بنائیں گے۔ تو مسلمان ان سے کنارہ کشی اختیار کرینگے۔ یہ ہیں ان لوگوں کے حقیقی جذبات کاش! مسلمان اب بھی اپنی آنکھیں کھولیں۔ اور اپنے برادران وطن کی حکمت عملیوں کو سمجھیں۔

نیاز مند۔ شیخ احمد احمدی۔ کلارک ایم کینیکل ڈیپارٹمنٹ شملہ۔

خانۂ خدا کی بیحرمتی

مرزا محمد حسین صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں کہ۔ "یہاں کے مخالفین تنگ کر رہے ہیں۔ احمدیوں نے اپنی جو مسجد بنائی ہوئی ہے۔ اس میں عین خطبہ جمعہ کے وقت فساد کیا۔ اور اپنے گدھے باندھے اور کئی دن سے گدھے مسجد میں باندھ رہے ہیں۔ مسلمان کہلانے والوں کی ان حرکات پر کوئی شریف انسان افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایسے بگڑے ہم تو یہی کہیں گے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو سمجھ دے۔

"تکذیب قادیانی" مصنفہ ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ

ایک سکھ کی نظر میں

افسوس ہے کہ میرے پاس وہ کتابیں (ست بچن اور بابا نانک کا مذہب) نہیں ہیں۔ جن کی تردید زور شور سے "تکذیب قادیانی" میں سردار رام سنگھ جی ایڈیٹر لائل گزٹ نے کی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کے مطالعہ سے بادی النظر میں مصنف کے وسیع مطالعہ اور اعلیٰ علمی اور مذہبی قابلیت کا کسی حد تک معترف ہونا پڑتا ہے۔ لیکن مجھ بذات خود کہیں کہیں کلی اتفاق نہیں ہے۔ مگر ساتھ ہی خائف بھی ہوں۔ کہ شاید سردار صاحب میری ذات پر بھی سورن سنگھ (حال محمد یوسف صاحب) کی طرح بے تحاشہ حملہ آور نہ ہو جائیں۔ جیسا کہ انہوں نے صفحہ ۹۸ میں شیخ صاحب کی ذات پران کی کوئٹہ کی رہائش کے متعلق حملہ کیا ہے۔ مجھ میں بتلا دینا چاہتا ہوں۔ اور مجھے فخر ہے۔ کہ میری ذات ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ مصنف کتاب زیر بحث کی ذات سے بالاتر ہے۔ اور سر دست ایک مستقل سرکاری اسامی پر کافی تنخواہ بھی پاتا ہوں۔ اس لئے اس قسم کے حملوں سے تو میں کافی مطمئن ہوں۔ ہاں سردی اس جگہ[1] بمقابلہ کوئٹہ کے زیادہ پڑتی ہے۔ کیونکہ کوئٹہ ۵۵۰۰ فٹ اور یہ جگہ ۷۲۹۱ فٹ کے قریب سطح سمندر سے بلند ہے اسلئے جزوی حملہ کا احتمال ہو سکتا ہے۔ صفحہ نمبر ۲۷ پر شیطان کے عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے "قادیان" کو شیطان کا اڈہ بتلایا ہے۔ گویا سردار صاحب کا نشانہ تو ہوں شیخ محمد یوسف صاحب اور گناہ کیا "قادیان" کی سلونی دھرتی اور اس کے جمیع مذاہب کے باشندگان نے۔ اس طرز استدلال کو کوئی منصف مزاج اور بے تعصب انسان بنظر استحسان نہیں دیکھ سکیگا۔ مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ ایک قابل اور مسلمہ لیڈر و معزز ایڈیٹر جو کبھی پھولکیاں (ریاست پٹیالہ۔ نابھہ) کے دیرینہ عناد کے رفع کرانے کا فخر حاصل کر چکا ہے۔ وہ ایک معمولی تردید کے وقت ایسے اوچھے ہتھیاروں پر کیسے اتر سکتا ہے۔ اگر میری

[1] وہ جگہ جہاں سردار صاحب رہتے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد غلطی نہیں کرتی۔ تو ایک دفعہ "راستے صاحب" چودہری چھوٹو رام نے سردار صاحب کی ذات پر معمولی حملہ کیا تھا۔ (اصلی الفاظ یاد نہیں ہیں) اس وقت سردار صاحب نے اس کی تردید میں جامہ سے باہر ہوکر اور اپنی ذات کو بلندی پر بیٹھا بتاتے ہوئے نہایت خشمگین لہجہ میں لائل گزٹ کے کالم سیاہ کر دیئے تھے۔

میرا مطلب اس سے یہ ہے کہ "ہرچہ بر خود نمی پسندی بر دیگراں مپسند" کے مصداق سردار صاحب کسی کی ذات پر حملہ کرنے کے لئے حق بجانب نہیں ہیں۔ ہاں تردید میں زور قلم دکھا سکتے تھے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ ہے۔ قطع نظر اس کے آمدم بر سر مطلب۔

سردار صاحب صفحہ ۶۹ پر قیامت اور دوزخ و بہشت کے رد میں حوالہ دیتے ہیں کہ:-

دوزخ بہشت دکھلیتے دونوں اسے جہان
اک چڑھ جھلدے پالکی۔ اک پیر پیادے جان

یعنی جس دوزخ بہشت کے نقشے قرآن میں پیش کئے گئے ہیں۔ گورو بابا جی اس کے قائل نہ تھے۔ گویا اس واکیہ کے مطابق بہشت اور دوزخ اسی جہان میں ہیں۔ ہاں۔ بے شک۔ مانا کہ اس واکیہ کے یہی معنے ہیں۔ جو کہ سردار صاحب نے بتلائے۔ مگر جنم ساکھی وڈی گورمکھی (مطبوعہ مفید عام پریس لاہور) صفحہ ۱۴۱ سطر ۲ بھی دیکھیں۔

"گلیں بہشت نہ جاییئے چھٹے سچ کمایئے"

سردار صاحب! کیا اس میں بھی بہشت کا اشارہ ہے۔ وہ بھی پالکی کا بہشت ہے یا کوئی اور؟ آگے سطر ۷ ملاحظہ فرمادیں:-

نانک اگی کوڑ یئی - کوڑہ پلے پایئے
جنہاں سچ پچھانیاں - پورن بہشتی جایئے

سردار صاحب! اس میں جس بہشت میں پہنچنے کا ذکر ہے وہ کسی اور جگہ معلوم ہوتا ہے۔ نہ کہ اسی جہان میں پالکی کے اندر۔ سردار صاحب کی توجہ میں نہایت مودبانہ طور پر اس بات پر دلاتا ہوں۔ کہ جہاں آپ نے اپنے مفید مطلب حوالجات کی تشریح کردی۔ وہاں کیا اچھا ہوتا۔ کہ یہ دو تین واکیہ لکھی جو علین اسی صفحہ پر ہیں۔ جہاں سے آپ نے "نہ دوزخ نہ بہشت کسی پر ۔۔۔ الخ" کا حوالہ صفحہ ۱۰ پر دیا ہے درج کر دیتے۔ اور خاطر خواہ وضاحت کر دیتے۔ تاکہ کسی کو باوجود آپ کی دماغ سوزی اور محنت کے غلط فہمی نہ ہوتی۔ اور معاملہ صاف ہو جاتا۔ اب تو آپ نے اس کو "میٹھا میٹھا ہڑپ کڑوا کڑوا تھو تھو" اور کیا کہا جاویگا۔ نیز جس صورت میں جنم ساکھی بھائی بالا سردار صاحب کے نزدیک مستند بالذات کتاب ہی نہیں ہے۔ جیسا کہ انہوں نے صفحہ ۷ میں بتلایا ہے۔ تو پھر حیرانی ہے کہ اسی جنم ساکھی سے تردید و تائید کیسی؟ اور خواہ مخواہ تو تو میں میں سے کیا حاصل؟ ایسی حالت میں تو یہ جنم ساکھی طاق نسیاں پر محفوظ رہنی واجب ہے۔

(نوٹ) میں نے محض اپنی غلط فہمی رفع کرنے اور مزید اطمینان کرنے کے لئے یہ مضمون لکھا ہے۔ ورنہ اور کوئی مطلب نہیں ہے۔ اور نہ کسی کی ذات یا قابلیت پر کوئی حملہ کرنا میرا مقصد ہے۔

وہی خالصہ پنتھ کا عقیدت مند۔

دہلی میں ختم نبوت پر غیر مبایع سے مباحثہ

عبدالحق پیغامی نے حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری کو جبکہ وہ پادری احمد مسیح صاحب سے بکرسٹ ہال واقع بازار [illegible] میں مسئلہ مسیح کی آمد ثانی پر مباحثہ کر رہے تھے۔ مسئلہ ختم نبوت پر مباحثہ کا چیلنج دیا۔ جس پر حکیم صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں تو تبلیغی دورہ پر آیا ہوا ہوں۔ مقامی انجمن کو اختیار ہے کہ تمہارے چیلنج پر مجھے کھڑا کردے۔ یا کوئی اور اس چیلنج کو منظور کرے۔ چونکہ حکیم صاحب دوسرے روز روانہ ہونے کا تہیہ فرما چکے تھے۔ خاکسار نے پیغامی کے چیلنج کو منظور کر لیا۔ چنانچہ وہ مباحثہ پادری احمد مسیح صاحب کی موجودگی میں اسی بکرسٹ ہال میں ہوا۔ پیغامی سے یہ مباحثہ کوئی پہلا مباحثہ نہ تھا۔ بلکہ اس سے قبل دو دفعہ اسی مسئلہ پر خاکسار سے مباحثہ ہو چکا تھا۔ ہم ان مباحثات کی اطلاع اجمالاً صدر دفتر میں بھیجتے ہیں۔ لیکن چونکہ پیغامی مذکور نے دیانتداری کے خلاف اس مباحثہ کے متعلق محض سفید جھوٹ اخبار پیغام میں شائع کیا ہے۔ اس لئے میرا بھی حق ہے۔ کہ اصل واقعہ کو خدا سے ڈرتے ہوئے جواباً شائع کردوں۔

چونکہ پہلے مباحثات میں اسی مسئلہ پر بحیثیت مجیب سے میری تقریریں ہو چکی تھیں۔ اس لئے عبدالحق غیر مبایع نے مجھ سے درخواست کی کہ اب کی دفعہ وہ مدعی کی حیثیت سے پہلی تقریر کریگا۔ میں نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ پیغامی نے اپنی ابتدائی تقریر میں بجائے اس کے کہ کوئی نص صریح قرآنی اثبات دعوی پر کہ امت محمدیہ میں ایسی نبوت جس کا باتباع حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدہ ہے۔ نہیں مل سکتی پیش کرتا بیان کیا۔ کہ نبوت کی غرض۔ شریعت لانا۔ لوگوں کو خدا کا پرستار بنانا۔ تزکیہ نفس کرنا۔ انسانوں میں ہمدردی کا مادہ پیدا کرنا وغیرہ ہیں۔ اور یہ سب باتیں حضور رسول خدا کی بعثت سے پوری ہو چکیں لہذا نبوت کی ضرورت نہیں۔ میں نے اپنی تقریر میں اس نبوت کا ذکر کیا۔ جس کا وعدہ قرآن پاک میں سچے مسلمانوں کو ہے۔ خدا خود ہی ایک دعا سکھاتا ہے۔ جسے ہم پانچ نمازوں میں اور پھر نماز کی ہر رکعت میں پڑھتے ہیں۔ اور یہ ایسی ضروری ہے کہ نماز نماز نہیں۔ اگر سورہ فاتحہ ہر رکعت میں تلاوت نہ کی جائے۔ پھر خدا اس انعام کے دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ صدیق شہید صالح بن جانا تو رسول کریم صلعم کی اطاعت پر موقوف مانا جاتا ہے۔ مگر نبوت کا ملنا اسی طریق پر جیسے صدیقیت۔ شہادت صالحیت کا ذکر ہے نہیں مانا جاتا۔ میں اب بھی پوچھتا ہوں کہ اگر پیغامی نے میرے اس مطالبہ کا اس گرجے میں جواب دیا تھا تو بڑی خوشی سے اس جواب کو جس پر وہ اپنی فتح کا نقارہ بجاتا ہے پیغام میں شائع کرے۔ ورنہ خدا سے ڈرے۔ اثبات دعوی کے بعد میں نے پیغامی کی تقریر پر نقض کیا کہ اگر نبی کیلئے شریعت کا لانا فرض ہے تو کوئی آیت پیش کرو۔ اس کے خلاف قرآن شریعت کے ماتحت نبیوں کا صراحت سے ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ آیت ملاحظہ ہو۔ انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی ونور یحکم بہا النبیون ...... میں خدا کو حاضر ناظر جانکر کہتا ہوں کہ اس آیت کی طرف اخیر تقریر تک پیغامی نے توجہ نہ کیا۔ اگر اس نے کوئی جواب دیا تھا۔ تو اب پیغام میں شائع کرے۔

شریعت بے کم و کاست اب تک موجود ہے۔ اس کی ضرورت نہیں۔ باقی باتوں کو آپ پورا ہوتا مان لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن یہ بتائیں۔ کہ تزکیہ کی اب ضرورت ہے یا نہیں۔ اخوت کی اب ضرورت ہے یا نہیں۔ رسول اکرمؐ تو فرماتے ہیں۔ ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ علماء بدترین خلائق ہونگے۔ اور اس زمانہ کے لوگ دوزخ میں لیجائے جائینگے۔ تو رسول اکرمؐ حضرت عیسیٰ کیطرح انکے اعتقادات سے پناہ مانگیں گے۔ مگر پیغامی کا اجتہاد ہے کہ نبی کی ضرورت نہیں۔ میں نے حاضرین کو بار بار مخاطب کر کے بایں الفاظ مطالبہ کیا۔ کہ جیسے حیات مسیح پر پیغامی آپ لوگوں سے صراحتاً نص طلب کرتے ہیں۔ اسیطرح اور بالکل اسیطرح میں انقطاع نبوت پر (جو باتباع رسول اکرمؐ مل سکتی ہے) نص طلب کرتا ہوں۔ مگر اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور کہنے لگا کہ ہر نبی کیلئے شریعت کا لانا ضروری ہے۔ جس پر پادری احمد مسیح صاحب نے اسے دو تین بار ٹوکا۔ اور میں نے یحکم بہا النبیون کی آیت کی طرف اسے متوجہ کیا۔ اس بات کے گواہ پادری صاحب موجود ہیں۔ کہ دوسری تقریر میں پیغامی اس سے مکر گیا۔ بالآخر اس کی پریشانی اور بے اطمینانی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ غیر احمدیوں نے احمد مسیح صاحب سے درخواست کی اب وہ عبدالحق کی بجائے تقریر کریں۔ چنانچہ پادری صاحب نے حاضرین کے کہنے پر تقریر کی جسکا جواب پھر میں نے دیا۔ پیغامی کا یہ بیان بالکل جھوٹ اور سفید جھوٹ ہے کہ حاضرین یا حاضرین میں کچھ نے حضرت مسیح موعود کو نبی تسلیم کیا [illegible] تذکرہ کرتے تھے۔ کہ دونوں گروہ آپس میں ایک ہیں۔ ایک ہار جاتا ہے اور ایک جیت جاتا ہے۔ چنانچہ اس مباحثہ میں قادیانی جیت گیا اور لاہوری ہار گیا۔ حالانکہ عبدالحق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو گالیاں دیکر ہی لعنتی اپنی طرف کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ چنانچہ اس مردود نے اپنی تقریر میں کہا۔ نقل کفر کفر نباشد۔ تیرہ سو برس میں ایسی بیہودہ صورت والے نے ہی نبی بننا تھا۔ میں نے اسکے دل کو شق کر دینے والے الفاظ کو جلسہ میں ہی خدا کو سونپ دیا تھا۔ اور اب بھی خدا کو سونپتا ہوں۔ پادری احمد مسیح صاحب کا مسئلہ ختم نبوت کے متعلق کہنا ہے کہ جلسہ میں یہ فیصلہ ہے کہ میں نے ماسٹر محمد حسن کا مباحثہ جو مولوی نیاز احمد صاحب بھیروی کی (یہ مولوی صاحب بالآخر خاکسار کے ساتھ مباہلہ کی بد دعا کا شکار ہوئے) تین ماہ تک ہوتا رہا۔ سنا۔ اور ابھی دو سال میں ہی اس مسئلہ پر ماسٹر مذکور سے گفتگو کرتا رہا ہوں۔ میرا یہ فیصلہ ہے کہ قرآن سے ایسی نبوت کا جو اتباع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مل سکتی ہے انقطاع ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اجراء ثابت ہوتا ہے۔

خاکسار محمد حسن استاذ احمدی دہلوی

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

فوراً ضرورت ہے

۱- احمدی ایجنٹوں کی جو کہ پھیری کا کام بھی کر سکیں محنتی آدمی کم از کم تین چار روپے روزانہ کما سکتا ہے۔ درخواست کے ساتھ مقامی سکرٹری کی چٹھی ہو۔ اور ایک آنہ کا ٹکٹ ہو۔ ۲- سو سو روپے کے بیس حصوں کی (تجارت کیلئے) ۳- جو امرتسر سے مال منگانا چاہیں۔ خواہ کسی قسم کا ہو ۴- جو امرتسر پر فروخت کرنا چاہیں۔ مزید خط و کتابت کے لئے احمدی برادرس امرتسر کو ایڈریس کریں

امریکہ کے ساتھ تجارت

جو احباب امریکہ سے تجارت کرنا چاہیں سعد میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور اصلی تھوک فروش قیمت لگا کر بیچک ارسال کریں۔ تو نفع نصفا نصف ہوگا۔ اور روپیہ چھ ماہ کے اندر بھیج دیا جائیگا محمد یوسف خاں

c/o Al-Manjil 4448 Wabash Ave Chicago Ill.

حضرت خلیفہ اول مولوی نورالدین صاحبؓ شاہی حکیم کی عمر بھر کا مجرب تحفہ (دافع اٹھرا)

حب اٹھرا

دافع اسقاط حمل

کیا معنی کہ جن کے عزیز چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتے۔ یا کمزور پیدا ہوں۔ اس موذی مرض کے لئے حب اٹھرا کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ وہ لاثانی دوا ہے جس کے استعمال سے وہ گھر جو اٹھرا کی بیماری کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ آج وہ گھر پیارے بچوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ وہ والدین جو اس موذی بیماری کی بدولت یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے مایوس [illegible] ہو چکے تھے۔ آج وہ اپنے لخت جگر نور نظر پیارے دلبندوں سے شادماں ہیں۔ وہ والدین جو یکے بعد دیگرے ان کی جدائی سے غم کے مارے چور تھے۔ آج وہ خدا کے فضل سے بامرادی کے گیت گاتے ہیں۔ اور اپنے مالک کا شکریہ بجا لاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ اس قادر خدا نے ہر بیماری کی دوائی اپنے کرم سے مہیا کر رکھی ہے۔ یہ اسی قادر قیوم خدا کے فضل سے حب اٹھرا اس عالی دماغ کے تمام عمر کا مجرب المجرب تحفہ ہے۔ جو تمام مخلوق کا خیر خواہ خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین شاہی حکیم افلاطون زماں تھا۔ ان گولیوں سے مخلوق خدا فائدہ اٹھاتی رہی۔ اور اب بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور آئے دن کے غموں سے نجات حاصل کر رہی ہے۔ آپ بھی خدا کے فضل سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مراد حاصل کریں۔ یہ گولیاں مدت حمل و رضاعت میں صرف چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ ایک ہی دفعہ چھ تولہ منگوانے والوں کو خاص رعایت دی جائیگی۔

المشتہر

عبدالرحمن کاغانی مالک دوائی خانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوستوں کے فائدہ کی بات

عام خلق اللہ کی ہمدردی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے صرف ایک ماہ کیلئے یہ رعایت منظور کی ہے کہ ہمارا نہایت مجرب سرمہ جو آنکھوں کی تقریباً تمام بیماریوں کیلئے فائدہ بخش ہونے کے علاوہ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی البصر ہے۔ پانچ روپے تولہ کے حساب سے جو اصحاب بذریعہ منی آرڈر رقم پیشگی بھیجکر منگائینگے۔ بشرطیکہ تولہ سے کم نہ منگائیں ان کو محصول ڈاک معاف کردینے کے علاوہ ایک نہایت مجرب زود اثر اور بالکل آسان نسخہ مقوی مفت نذر کیا جائیگا۔ جو ہمارے مطب کا خاص نسخہ ہے۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی سلانوالی لائن سرگودھا

مایوس مت ہو

بیوتوں وامراض والیس عوام ہزاروں قومی کتابوں میں شائع ہو چکی ہیں

اگر آپ کسی مرض میں مبتلا ہیں۔ اور خواہ آپ کی مرض کتنی ہی پرانی ہو حتی کہ آپ علاج کرکے تھک چکے ہیں۔ توجہ سے بذریعہ مفصل تحریر علاج کرائیں۔ میں ہر ایک مرض نئی ہو یا پرانی سب کا بالعموم اور جملہ امراض مردوں و مستورات نیز بواسیر بادی۔ دمہ کھانسی پیچش مروڑ سنگرہنی۔ امراض طحال و معدہ و جگر و گردہ وغیرہ کا بالخصوص اپنے خاندانی اور اپنے ۲۰ سالہ ذاتی تجربات سے نہایت مجرب اور شرطیہ علاج کرتا ہوں۔ اور سردست بغرض عام اطلاع متذکرہ امراض کے لئے اجرت ۱۲ کی بجائے ۸ منظور ہے۔ آزمایش شرط ہے۔ جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ لازمی ہے۔

فہرست دوائی خانہ مفت طلب کریں۔

منیجر مجربات ملکی حلقہ نمبر ۷ لدھیانہ (پنجاب)

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ حضرت مسیح موعود اور حکیم الامت خلیفہ اولؓ یہ سرمہ امراض آنکھوں کیلئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کیلئے اور نظر بڑھانے کیلئے ابتدائی موتیا بند جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو ان کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کرکے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کردے قیمت سرمہ فی تولہ ۲؍ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۱؍ ۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے یقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم ریاح دافع بواسیر وجذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شنیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸ فی تولہ۔

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

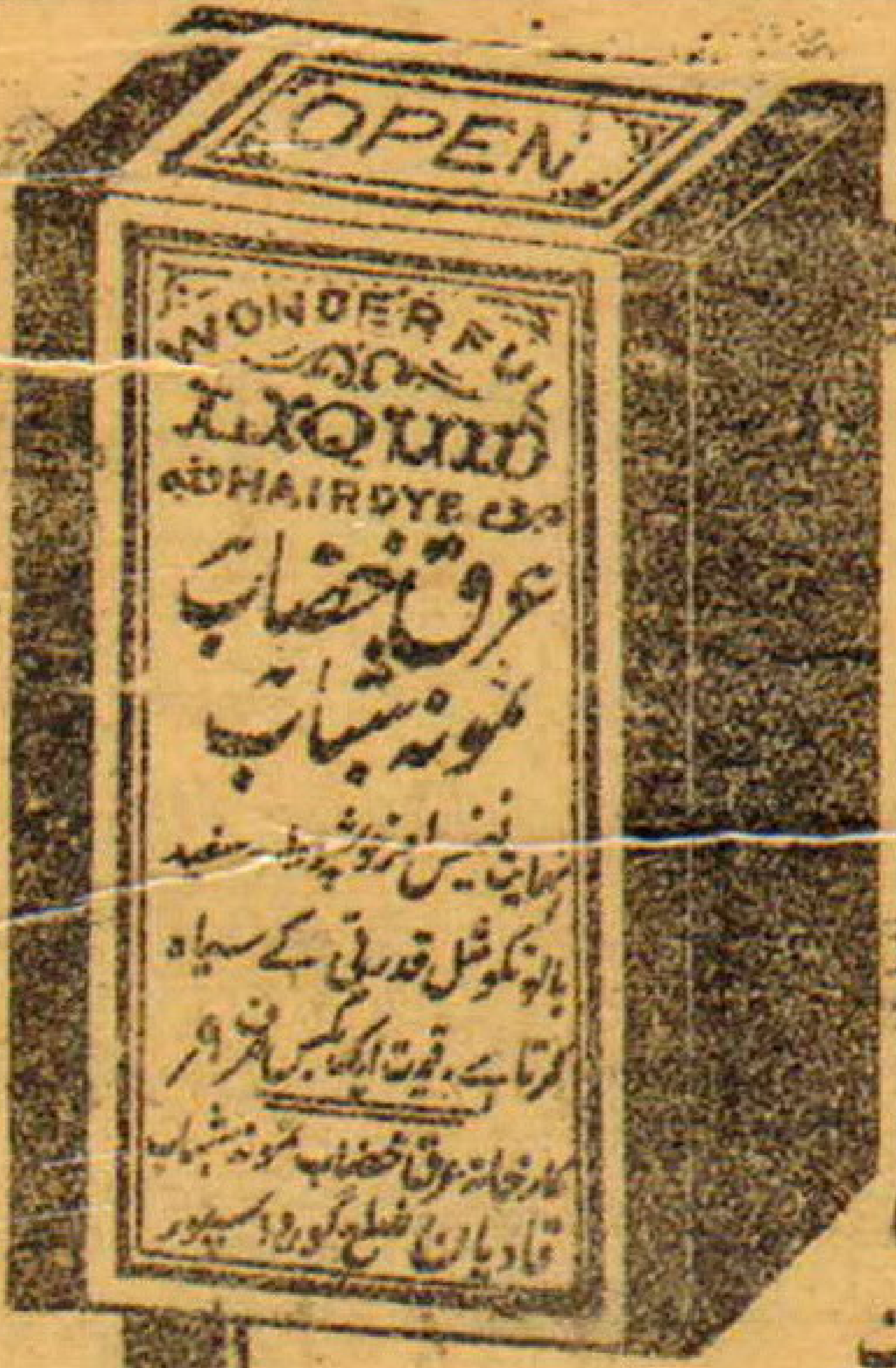

عرق خضاب نمونہ شباب

نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا عجیب غریب اور نفیس خضاب سفید بالوں کو بالکل قدرتی سیاہ بالوں کیطرح پختہ سیاہ کرتا ہے اسکے واسطے بڑے وچھوٹے شہر اور قصبہ میں اور ہر ایک جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو صاحب ایجنٹ بننا چاہیں وہ فوراً قواعد ایجنسی مفت اور تسلی کیلئے صرف ۴ کے ٹکٹ بھیجکر خضاب کا نمونہ منگا کر خوب اچھی طرح اطمینان فرما سکتے ہیں۔ تاجروں اور دکانداروں کیلئے یہ سنہری موقعہ ہے اسواسطے جلدی کریں۔ دوسرے شوقین اصحاب بھی منگا سکتے ہیں نمونہ بھی منگا سکتے ہیں۔ قیمت ایک بکس مکمل ۹؍ محصول وغیرہ ۵؍ زیادہ پر رعایت

پتہ منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب۔ قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

مسٹر سی آر داس کو کشمیر سے نکل جانے کا حکم

مری - ۲۴ ستمبر - ۲۰ ستمبر کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ریاست کشمیر کوہ مری میں ڈاک بنگلہ میں آئے۔ اور مسٹر داس سے کہا کہ وہ اس امر کے اعلان پر دستخط کریں۔ کہ ان کی آمد کا مقصد بحالی صحت ہے اور کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ پالیٹکس میں حصہ نہیں لیں گے مسٹر سی آر داس نے ایسا تحریری اقرار نامہ لکھنے سے انکار کیا۔ آخر ان کو معہ ان کے اقرباء کے بارہ مولا کو جانے کی اجازت دی گئی۔ اور بارہ مولا میں مسٹر سی آر داس کو روک لیا گیا۔ اور ۲۱ ستمبر کو انہیں ایک حکم حوالہ کیا گیا کہ یا تو وہ تحریری اقرار نامہ دیں۔ ورنہ ریاست کے علاقہ میں سے نکل جائیں۔ مسٹر داس نے انکار کر دیا۔ اور واپس چلے گئے۔

تھانیسر میں سورج گرہن کے موقعہ پر نقصان جان

دہلی - ۲۳ ستمبر - تھانیسر سے جو یاتری واپس آ رہے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ سورج گرہن کے موقع پر مقدس تالاب تک پہنچنے میں جو بے قاعدہ کوشش کی گئی اس کے باعث بہت زیادہ جانوں کا نقصان ہوا۔

فسادات لاہور کے مقدمہ میں راضی نامہ

ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کے متعلق جس کی پیشی ۲۶ ستمبر کو سٹی مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں تھی۔ ایک وفد ہندو و مسلم وکلاء کا صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد کی طرف سے میاں عبدالعزیز بیرسٹر نے عرض کی کہ ہم مقدمہ نہیں لڑانا چاہتے۔ بلکہ صفائی کرنے کے خواہاں ہیں۔ اس لئے راضی نامہ کرا دیا جائے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے کہا۔ کہ سٹی مجسٹریٹ سے درخواست کیجئے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور فریقین کا راضی نامہ ہو گیا۔

سر علی امام وکالت کریں گے

پٹنہ - ۳۰ ستمبر - باطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سر علی امام نے پٹنہ ہائیکورٹ میں ایڈیشنل جج کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اب بیرسٹری کریں گے۔

ہندوستان میں انگورہ کی مدد کے لئے بھرتی

الہ آباد - ۲۷ ستمبر - انڈیپنڈنٹ نے آج ایک سو رضاکاروں کی فہرست شائع کی ہے۔ جنہوں نے سیاہ انگورہ کی اپیل کو لبیک کہا ہے۔ اس فہرست میں تقریباً چالیس رضاکار الہ آباد کے ہیں۔

مسلم لیگ کی طرف سے کمال پاشا کو مبارکباد

لکھنؤ - ۲۷ ستمبر - آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک ضروری اجلاس یہاں منعقد ہوا۔ اس میں مسلمانان ہند سے اپیل کی گئی کہ وہ انگورہ گورنمنٹ کو ذاتی طور پر یا روپیہ سے مدد دیں اور اسے اپنا مذہبی فرض سمجھیں۔ کونسل نے مصطفٰے کمال پاشا کو مبارکباد دی۔

قسطنطنیہ کو برطانوی افواج بھیجنے کے خلاف پروٹسٹ

احمد آباد - ۲۷ ستمبر - یہاں ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ اور ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں برٹش گورنمنٹ کے قسطنطنیہ کو افواج بھیجنے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور دھمکی دی گئی۔ کہ اگر برطانیہ نے ترکی کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ تو ہم میدان جنگ میں پہنچ کر ترکوں کی مدد کریں گے۔

مسٹر گاندھی سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی

احمد آباد - ۲۷ ستمبر - چونکہ لیبر یونین اور انجمن مالکان کارخانجات احمد آباد کے درمیان کچھ تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے سیٹھ منگل داس نے بمبئی گورنمنٹ سے درخواست کی تھی۔ کہ انہیں چند امور دریافت کرنے کے لئے مسٹر گاندھی کے ساتھ جیل میں ملاقات کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن گورنمنٹ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

احمد آباد میونسپلٹی کے پرائمری سکولوں میں مفت تعلیم

احمد آباد - ۲۷ ستمبر - بمبئی گورنمنٹ نے احمد آباد میونسپلٹی

غیر ممالک کی خبریں

"خلیفۃ المسلمین" کی غنیموں کے ہاتھوں معزولی

لندن - ۲۹ ستمبر - خبر ہے کہ "خلیفۃ المسلمین" ولی عہد کے حق میں تخت خلافت سے دست بردار ہو گئے ہیں۔

"خلیفۃ المسلمین" کا خاندان قسطنطنیہ چھوڑ گیا

مالٹا - ۲۵ ستمبر - "خلیفۃ المسلمین" کے خاندان کے کئی ممبر قسطنطنیہ سے یہاں پہنچے ہیں۔ اتحادیوں نے ان کی روانگی کے لئے سہولتیں بہم پہنچائیں۔ اس لئے کہ وہ قدیم سلطنت کے رکن کھلم کھلا برطانیہ کے طرفدار رہے ہیں۔ اور ان کو اپنی جانوں کا خطرہ تھا۔

"خلیفۃ المسلمین" کا دارالخلافت سے فرار

لندن - ۲۸ ستمبر - ڈیلی کرانیکل کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ "خلیفۃ المسلمین" غالباً مفرورین میں ہونگے قوم پسند ترک ان سے سخت نفرت کرتے ہیں۔

قسطنطنیہ پر ترکوں کا قبضہ

دہلی - ۲۶ ستمبر - ہز مجسٹی کے افغانی قونصل مقیم شملہ نے تار دیا ہے۔ کہ ترکوں نے قسطنطنیہ و تھریس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ذرائع رسمی سے اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

تخلیہ تھریس کیلئے ۴۸ گھنٹہ کا نوٹس

قسطنطنیہ - ۲۲ ستمبر - صورت حال کے متعلق ترکان احرار کے خیالات مایوس کن ہیں۔ اور وہ اشخاص جو ان سے تعلقات رکھتے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ جب تک دول متحدہ ترکان احرار کو اس امر کا اطمینان نہ دلا دینگے کہ ولایت تھریس کا مسئلہ ترکوں کے حسب منشاء طے کیا جائیگا۔ یہ ناممکن ہوگا کہ ترکی عساکر کی فاتحانہ پیشقدمی کو روکا جا سکے۔ بیان ہے اگر یہ اطمینان ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر نہ دلایا گیا۔ تو نتائج نہایت خراب نکلیں گے۔

شاہ یونان کی تخت سے دستبرداری

لندن - ۲۸ ستمبر - قسطنطین شاہ یونان فوجوں کے مطالبہ پر تخت سے دست بردار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگئے ہیں۔

انگورہ میں مارشل لا

انگورہ۔ ۲۷ ستمبر۔ حکومت مستعفی ہوگئی ہے۔ اور نہایت اہم تغیر و انقلاب ظہور پذیر ہونے کی توقع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نازک صورت حالات کا عقدہ پر اس طریق پر حل ہوجائیگا۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ جنرل پاشا کسس وزیر اعظم کے منصب جلیلہ کو منظور کرینگے یا نہیں۔ اسی اثناء میں انگورہ میں فوجوں کے زبردست پہرے لگائے گئے ہیں۔ اور مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

بالشویک ترکوں کی حمایت میں

ہیلسنگفارس۔ ۲۷ ستمبر۔ ماسکو سے خبر آئی ہے کہ سوویٹ حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ برطانیہ کے ساتھ اگر ترکان احرار کی مڈبھیڑ ہو۔ تو مصطفیٰ کمال پاشا کی فوجی مدد کیجائے۔ اور کوشش کی جائے کہ صلح کے خلاف مصطفیٰ کمال پاشا کا رویہ اور بھی سخت ہو جائے۔ فوجی مداخلت کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور کوہ قاف کو مرکز بنانے کی وسیع تجویزیں سوچی جارہی ہیں۔

برطانیہ کی درخواست کمالیین سے

لندن۔ ۲۷ ستمبر۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانی حکومت نے کمالیین سے درخواست کی ہے کہ پیغام پہنچنے سے ۴۸ گھنٹہ کے اندر غیر جانبدار رقبہ خالی کر دیں۔

یونان کی صلح پر آمادگی

موسیو سٹریٹ (یونان) نے ظاہر کیا ہے۔ کہ یونان اس بات کے قبول کرنے پر راضی ہے۔ کہ مجلس اقوام بھی معاہدہ تیار کرنے میں شریک ہوجائے۔ تاکہ اس جنگ کا ایک دفعہ خاتمہ ہو جائے۔

اتحادی فیاضانہ شرائط دینے پر آمادہ ہیں

لندن۔ ۲۲ ستمبر۔ پیرس میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مصطفیٰ کمال پاشا کانفرنس سے پیشتر اپنی فوجوں کو روکے رکھیں۔ تو دول ان کو فیاضانہ شرائط دینے پر آمادہ ہیں۔ اور یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ عہد نامہ سیورے میں سخت تبدیلیاں کر دینگے۔

لارڈ کرزن منظور کرتے ہیں۔ کہ نرم مصالحت خواہ انگورہ میں کیجائے۔ خواہ سمرنا میں۔ جہاں مصطفیٰ کمال پاشا کی خوشی ہو۔ وہاں کرے۔

ابناؤں کے متعلق روس کی دھمکی

لندن۔ ۲۳ ستمبر۔ ترکی معاملات کے متعلق روسی یادداشت جو اتحادیوں کے نام ۱۹ ستمبر کو روانہ کی گئی۔ مظہر ہے۔ کہ روس ہرگز اس بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ کسی ملک کے جنگی جہاز آبناؤں میں بھیجے جائیں۔ اور نہ ہی اس بات کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ ان طاقتوں کی اجازت کے بغیر جو بحیرہ اسود میں زیادہ تعلق رکھتی ہیں برطانیہ آبناؤں کی حفاظت کا ذمہ اٹھائے۔ مؤخر الذکر طاقتوں کو آبناؤں کا تصفیہ کرنا چاہیئے۔ (اس میں برطانیہ کا کوئی حق نہیں ہے) اور کسی کارروائی کو بھی جس کو حکومت ماسکو کی اجازت کے بغیر کی گئی تسلیم نہیں کیا جائیگا۔

آبناؤں پر لیگ کے قبضہ کی تجویز

معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ عظمیٰ ترکی کے ساتھ فیاضانہ شرائط طے کرنے کے لئے تیار ہے۔ اہم ترین مقصد یہ ہے کہ انجمن اقوام یا کسی دوسری بین الاقوامی جماعت کے ماتحت درہ دانیال آزاد کر دیا جائے۔ اور اس کی ذمہ داری کی جائے کہ تمام ممالک آزادی کے ساتھ اس میں جہاز رانی کر سکیں گے۔ اس میں کسی حالت میں کوئی ترمیم نہیں کی جا سکتی۔ اگرچہ آبناؤں کی آزادی کی حفاظت کیلئے حکومت بحری۔ بری اور ہوائی انتظامات تکمیل کو پہنچا رہی ہے۔ تاہم وہ اس کی خواہشمند نہیں۔ کہ جنگ شروع ہو۔

سمرنا میں آگ کس نے لگائی

قسطنطنیہ۔ ۲۵ ستمبر۔ اعلیٰ ترین فرانسیسی حکام کو یقین ہوگیا ہے۔ کہ سمرنا کی آتشزدگی ترکوں سے منسوب نہیں کی جا سکتی۔ اور اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پناہ گزینوں کے اس بیان کی بنیاد معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ترکوں نے بازاروں اور گھروں میں مٹی کا تیل چھڑکا برخلاف اس کے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آگ لگنے سے پہلے ارمنی گھروں سے باہر بم پھینکتے ہوئے۔ یا معاندانہ کارروائیاں کرتے ہوئے دیکھے گئے۔

ترکی فوج میں جرمن افسر

لندن۔ ۲۱ ستمبر۔ بالشویک عرصہ دراز سے سونا اور جواہرات کمالی فوجوں کو تیار کرنے کے لئے روانہ کرتے رہے ہیں۔ اس میں بہت سا مال ان گرجوں میں سے لیا گیا ہے۔ روس میں سے ہو کر کئی جرمن افسر انگورہ پہنچے ہیں۔ اور ترکان احرار کی فوجی تنظیم و ترتیب کے یہی افسر ذمہ دار ہیں۔

قسطنطنیہ سے غیر ملکیوں کی روانگی

۲۶ ستمبر۔ لیڈی ہیرنگٹن اور ۱۶ دیگر افسران اعلیٰ کی بیویاں رخصت ہوگئی ہیں۔ محکمہ جنگ کے حکم کے مطابق باقی ماندہ افسروں کی بیویاں بھی آج رخصت ہوجائینگی۔ ۱۰ ہزار یونانی دیوانہ وار پروانہ ہائے راہداری کے لئے درخواستیں کر رہے ہیں۔

برطانیہ کا عطیہ یونانیوں کیلئے

جنیوا۔ ۲۵ ستمبر۔ جمعیت الاقوام کی کونسل میں [illegible] یونانی اور ارمنی پناہ گزینوں کے لئے امداد کا سامان کیا جائے اور اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ ۵۰ ہزار پونڈ دینے کو تیار ہے۔

جمہوریت روس کا مسلمان صدر

الفتی الوب کا بیان ہے کہ جارجیا کے رہنے والے مشہور سیاست دان محمد ستالین کو جو نہایت مضبوط شخص ہے لینن کی جگہ جمہوریت روس کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ لینن نے اپنی علالت کے باعث ایک طویل رخصت حاصل کی ہے۔ موسیو کومن آف اور ریکوف مشہور سیاستدان روس محمد ستالین کے مشیر مقرر ہوئے ہیں۔

آسٹریلیا میں سورج گرہن کا نظارہ

ملبورن۔ ۲۲ ستمبر۔ آسٹریلیا کی موسم نے خوش قسمت منجمین کو بہت مدد دی اور انہوں نے ساڑھے تین منٹ تک گرہن کا معائنہ کیا۔ گونڈی ونڈی میں طیف شمسی کا متحرک فوٹو لیا گیا ایک اکلیل دیکھا گیا جس کا عرض چالیس ہزار میل سے زیادہ تھا اس میں سے چار بلند شعلے نکل رہے تھے جن میں سے ایک کا طول ۲۵ لاکھ میل تھا۔ آسٹریلوی وحشی اس نظارہ کو دیکھ کر دہشت زدہ ہوگئے اور بھاگ گئے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)